نہج البلاغہ کی استنادی حیثیت

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

''نہج البلاغہ'' کی نسبت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹ ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هُوَ (عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ الْحُسَيْنِيُّ الْمُتَكَلِّمُ الرَّافِضِيُّ الْمَعْرُوْفُ الشَّرِيْفُ الْمُرْتَضٰى) الْمُتَّهَمُ بِوَضْعِ كِتَابِ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ وَلَهٗ مُشَارَكَةٌ قَوِيَّةٌ فِي الْعُلُوْمِ وَمَنْ طَالَعَ كِتَابَهٗ نَهْجَ الْبَلَاغَةِ جَزَمَ بِأَنَّهٗ مَكْذُوْبٌ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفِيْهِ السَّبُّ الصَّرَاحُ وَالْحَطُّ عَلَى السَّيِّدَيْنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَفِيْهِ مِنَ التَّنَاقُضِ وَالْأَشْيَاءِ الرَّكِيْكَةِ وَالْعِبَارَاتِ الَّتِي مَنْ لَّهٗ مَعْرِفَةٌ بِنَفْسِ الْقُرَشِيِّيْنَ الصَّحَابَةِ وَبِنَفْسِ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْمُتَأَخِّرِيْنَ جَزَمَ بِأَنَّ الْكِتَابَ أَكْثَرَهٗ بَاطِلٌ .

''اس (علی بن حسین علوی، حسینی، متکلم، رافضی، المعروف الشریف المرتضیٰ) پر کتاب نہج البلاغہ گھڑنے کا اتہام ہے، اسے علوم کی بڑی مہارت تھی، جو

اس کی کتاب نہج البلاغہ کا مطالعہ کرتا ہے، یقین کر لیتا ہے کہ یہ علی رضی اللہ عنہ پر جھوٹ ہے، کیونکہ اس میں سیدین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر واضح طعن و تشنیع کی گئی ہے، نیز اس میں تناقض اور ایسی کمزور باتیں ہیں کہ قریشی صحابہ اور دیگر متاخرین کی سیرت سے واقف شخص یقین کر سکتا ہے کہ کتاب کا بیشتر حصہ من گھڑت اور جھوٹا ہے۔'' (میزان الاعتدال : 124/3)

نیز لکھتے ہیں:

قَدِ اخْتُلِفَ فِي كِتَابِ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ الْمَكْذُوْبِ عَلٰى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، هَلْ هُوَ مَنْ وَضْعِهٖ، أَوْ وَضْعِ أَخِيْهِ الرَّضِيِّ .

''اس میں اختلاف ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب جھوٹی کتاب نہج البلاغہ اس کی گھڑنتل ہے یا اس کے بھائی ''الرضی'' کی۔''

(تاریخ الإسلام : 558/9)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٦٦١ ـ ٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْإِمَامِيَّةِ يَنْقُلُ هٰذَا النَّصَّ بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ، فَضْلًا عَنْ أَنْ يَكُونَ مُتَوَاتِرًا .

''اس دلیل کو ثابت کرنے کے لیے امامیہ ایک بھی متصل سند پیش نہیں کر سکتے، چہ جائے کہ کوئی متواتر روایت ہو۔'' (منهاج السّنّة : 251/8)

نیز فرماتے ہیں:

أَهْلُ الْعِلْمِ يَعْلَمُونَ أَنَّ أَكْثَرَ خُطَبِ هٰذَا الْكِتَابِ مُفْتَرَاةٌ

عَلٰی عَلِيٍّ، وَلِهٰذَا لَا یُوجَدُ غَالِبُهَا فِي كِتَابٍ مُتَقَدِّمٍ، وَلَا لَهَا إِسْنَادٌ مَعْرُوفٌ .

''اہل علم جانتے ہیں کہ اس کتاب کے اکثر خطبات سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر جھوٹ ہیں، کیونکہ اس کتاب کا بیشتر مواد پرانی کتابوں میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی معروف سند ہے۔''

(منهاج السنّة النبويّة في نقض كلام الشيعة والقدريّة : 86/7)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۰۔۷۷۴ھ) شریف مرتضٰی کے بارے کہتے ہیں:

إِنَّهٗ هُوَ الَّذِي وَضَعَ كِتَابَ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ .

''اسی نے نہج البلاغہ گھڑی ہے۔'' (البداية والنّهاية : 67/12)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ رَأَيْنَا فِي كُتُبِهِمْ مِنَ الْكَذِبِ وَالْاِفْتِرَاءِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحَابَتِهٖ وَقَرَابَتِهٖ أَكْثَرَ مِمَّا رَأَيْنَا مِنَ الْكَذِبِ فِي كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ .

''ہم نے ان لوگوں (رافضیوں) کی کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اصحاب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر جو جھوٹ پایا ہے، وہ تورات وانجیل میں اہل کتاب کے (شامل کردہ) جھوٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔''

(مجموع الفتاوٰی : 482/28)

نیز فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالنَّقْلِ، وَالرِّوَايَةِ، وَالْإِسْنَادِ عَلٰى أَنَّ الرَّافِضَةَ أَكْذَبُ الطَّوَائِفِ، وَالْكَذِبُ فِيهِمْ قَدِيمٌ، وَلِهٰذَا كَانَ أَئِمَّةُ الْإِسْلَامِ يَعْلَمُونَ امْتِيَازَهُمْ بِكَثْرَةِ الْكَذِبِ .

''حدیث، روایت اور اسناد کے علما کا اتفاق ہے کہ روافض سب سے بڑے جھوٹے ہیں اور جھوٹ ان میں قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے، ائمہ اسلام انہیں جھوٹ کے امتیازی وصف سے پہچانتے ہیں۔''

(منهاج السنّة النبويّة في نقض كلام الشّيعة والقدريّة :59/1)

❁❁❁❁❁❁❁